سواری لگی ہے۔ کہار موئے چلّا رہے ہین۔

ہر چند بہت غور کیا ہمنے شب و روز
دنیا کا طلسمات سمجھ مین نہین آتا

مین خانم سے علٰحدہ ہو گئی تھی مگر جب تک وہ جیتی رہین اونھین اپنا سرپرست سمجھا کی۔ اور سچ یہ ہے کہ اونھین بھی مجھ سے محبت تھی۔ اون کے پاس اس قدر دولت تھی کہ طبیعت غنی ہو گئی تھی۔ سن جو زیادہ ہو گیا تھا تو دنیا کی طرف سے اونکی طبیعت پھر گئی تھی۔ اب اونکو کسی کی کمائی سے کچھ مطلب نہ تھا۔ مگر محبت اوسی طرح کرتی تھین۔ وہ اپنے جیتے جی کسی نوچی کو اپنے سے جدا نہ سمجھتی تھین۔ مجھسے تو اونکو خاص محبت تھی۔ بسم اللہ نے اونکو بہت آزار دیے اسلیے اونھین اوس سے نفرت سی ہو گئی تھی۔ لیکن پھر اولاد تھی۔ خورشید جان بھی غدر کے بعد آگئی تھین۔ وہ خانم کے پاس رہتی تھین۔ امیر جان نے علٰحدہ کمرہ لے لیا تھا مگر وہ بھی آتی جاتی رہتی تھین۔

جو کمرہ خانم نے مجھے دیا تھا وہ اونکی زندگی بھر مجھسے خالی نہین کرایا گیا تھا۔ میرا اسباب اوسمین بند رہتا تھا۔ میرا قفل لگا تھا۔ جب جی چاہتا تھا دو دو تین تین دن وہین جا کے رہتی تھی۔ سال بھر کہین رہون۔ مگر محرم مین تعزیہ داری وہین کرتی تھی۔ میرے نام کا تعزیہ خانم مرتے دم تک رکھا کین۔

جمعرات کو بیگم سے ملاقات ہوئی تھی۔ جمعہ کو آدمی آیا کہ خانم صاحب کی طبیعت کچھ علیل ہے۔ تمھین یاد کرتی ہین۔ مین فوراً سوار ہو کے گئی۔ اونھین دیکھ کے گھر پر واپس آنے کا ارادہ تھا۔ کہ جی مین آیا ایک بھاری جوڑا نکالتی لیتی چلون۔ کمرہ کھولا۔ دیکھا۔ کمرے مین چارون طرف جالے لگے ہین۔ پلنگ پر منون گرد پڑی ہوئی ہے۔ فرش فروش اوٹھا ہوا پڑا ہے۔ ادھر اودھر کوڑا پڑا ہے۔ یہ حال دیکھ کے مجھے اپنے اگلے دن یاد آئے۔ اللہ۔ ایک وہ دن تھا کہ یہ کمرہ ہر وقت کیسا سجا سجایا رہتا تھا۔ دن بھر مین چار مرتبہ جھاڑو ہوتی تھی۔ جھجو نے جھاڑے جاتے تھے۔ گرد کا نام نہ تھا۔ تنکا تک کہین پڑا نہ رہتا تھا۔ یا اب یہ حال ہے کہ دم بھر بیٹھنے کو جی نہین چاہتا۔

وہی پلنگ جسپر مین سوتی تھی۔ اب اوسپر پاؤن رکھتے ہوے کراہت معلوم ہوتی ہے۔ آدمی ساتھہ تھا۔ مین نے اوس سے کہا۔ ذرا جاے تو لے لے۔ وہ ایک سیٹھا کہین سے ڈھونڈھ کے اوٹھا لایا۔ جالا لینے لگا۔ اتنی دیر مین مین نے اپنے ہاتھہ سے دری اولٹی۔ آدمی نے اور مین نے مِل کے دری بچھائی۔ چاندنی کو ٹھیک کیا۔ جب فرش درست ہو گیا تو مین نے پلنگ کے بچھونے اوٹھوا کے جھڑوائے۔ کوٹھری مین سے نگاردان۔ پاندان۔ اوگالدان۔ اوٹھا لائی۔ سب چیزین اپنے اپنے قرینے سے لگا دین۔ جس طرح کسی زمانے مین لگی رہتی تھین۔ خود پلنگ سے تکیہ لگا کے بیٹھی۔ آدمی کے پاس خاصدان تھا۔ پان لے کے کھایا۔ آئینہ سامنے لگا کے مُنہ دیکھنے لگی۔ اگلا زمانہ یاد آ گیا۔ شباب کی تصویر آنکھون مین پھر گئی۔ اوس زمانے کے قدردانون کا تصور بندھ گیا۔ گوہر مرزا کی شرارت۔ راشد علی کی حماقت۔ فیضو کی محبت۔ سلطان صاحب کی صورت۔ غرضکہ جو جو صاحب اس کمرے مین آئے تھے۔ مع اپنے اپنے خصوصیات کے میرے پیش نظر تھے۔ وہ کمرہ اسوقت فانوسِ خیال بن گیا تھا۔ ایک تصویر آنکھہ کے سامنے آتی تھی۔ اور غائب ہو جاتی تھی۔ پھر دوسری سامنے آتی تھی۔ جب کل صورتین نظر سے گذر چکین تو یہ دورہ از سر نو پھر شروع ہو گیا۔ پھر وہی صورتین ایکدوسرے کے بعد پیش آئین۔ پہلے تو ایسے کئی دورے جلد جلد ہوئے۔ اب ذرا توقف ہونے لگا۔ اب مجھکو ہر تصویر پر زیادہ تر غور و فکر کرنے کا موقع ملا۔ جو واقعات جس شخص کے متعلق تھے اونپر تفصیلی نظر پڑنے لگی پہلے جب دماغ کو چکر ہوا تھا تو صرف چند ہی تصویرین نظر آتی تھین۔ اب ہر تصویر سے بہت سی نکلین۔ اور فانوسِ خیال کی وسعت بڑھنے لگی۔ تمام زندگی مین جو کچھہ دیکھا۔ سب نگاہ کے سامنے تھا۔ اس اثنا مین ایک مرتبہ سلطان صاحب کا پھر خیال آیا۔ تو اوسکے ساتھہ ہی پہلے مجرے کا تمام جلسہ جسمین سلطان صاحب کو دیکھا تھا۔ اور دوسرے دن اون کے خدمتگار کا آنا۔ پھر اونکا خود تشریف لانا۔ مزے مزے کی باتین۔ شعر و سخن کا چرچا۔ خانصاحب کا مخلِ صحبت ہونا۔ بدزبانی کرنا۔ سلطان صاحب کا طمنچہ مارنا۔ خانصاحب کا گر پڑنا۔ شمشیر خان کی جان نثاری۔ کوتوال کا آنا۔ خانصاحب کو گھر پر بھجوا دینا۔ مگر سلطان صاحب کا نہ آنا۔ محفل مین اونکو دیکھنا۔ لڑکے کے ہاتھہ رقعہ بھیجنا۔ پھر از سر نو رسم ہونا۔ نواز گنج کے جلسے۔ یہ سب واقعات اسطرح سے

معلوم ہوتے تھے جیسے کل ہوئے ہین - یہ دورے برابر چل رہے تھے - مگر جب پہلے مجرے کے بعد سلطان صاحب کے آدمی کا پیام بے کے آنا یاد آتا تھا - تو طبیعت کچھ رُک سی جاتی تھی - ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس موقع پر کچھ چھوٹ جاتا ہے - اتنے مین آدمی نے زور سے ایک چیخ ماری -

آدمی - بوی دیکھئے وہ کھنکھجورا آپ کے دوپٹے پر چڑھا جاتا ہے -

مین - اُوہی کہہ کے اوٹھ بیٹھی - جلدی سے دوپٹہ اوتار کے پھینکدیا - الگ جا کھڑی ہوئی - آدمی نے دوپٹہ اوٹھا کے جھاڑا - کھنکھجورا اینٹ سے گرا - اور رینگ کے پلنگ کے سرھانے کی طرف پائے کے نیچے گھس گیا - آدمی نے پلنگ کا پایہ اوٹھا اب جو دیکھتے ہین تو پائے کے نیچے پانچ اشرفیان برابر بچھی ہوی ہین -

آدمی (بہت ہی متعجب ہو کر) - ہا ئین - اے بیوی یہ کیا ہے !

مین - (دل مین) آہاہ - یہ وہ اشرفیان ہین - (آدمی سے) اشرفیان ہین -

آدمی - واہ اشرفیان یہان کہان سے آئین -

مین - (ہنسکے) وہ کھنکھجورا اشرفیان بن گیا - اچھا اوٹھا لو -

آدمی - پہلے تو ذرا جھجکا - پھر پانچون اشرفیان اوٹھا کے مجھے حوالے کین -

رسوا - تو کیا خانم کا مکان غدر مین نہین لٹا -

امراؤ - لٹا کیون نہین - مگر فرض کر لیجیے کہ کسی نے میرے پلنگ کا پایہ اوٹھا کے نہین دیکھا -

رسوا - ممکن ہے -

کسی طرح سے ہو تسکین شوق کیسا رشک
ملین گے آج ہم اون سے رقیب سے مل کے

اتوار کے دن آٹھ بجے صبح کو بیگمصاحبہ کی مہری فینس اور کہارون کے سرپر سوار ہو گئی مین ابھی سو کے اوٹھی تھی - اچھی طرح حقہ بھی نہ پینے پائی تھی کہ اوسنے جلدی مچانا شروع کر دی - مین سمجھی تھی - کھانا دانا کھا کے جانا ہو گا - مہری نے کہا - بیگمصاحبہ نے اپنے سر کی قسم دی ہے کہ کھانا یہین آکے کھانا - مین نے پوچھا نوابصاحب گھر پر ہین